

## اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## انتیسوال اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 03 دسمبر 2020ء بروز جمعرات بہ طبق 17 ربیع الثانی 1442 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔	3
2	تعزیتی قرارداد مجاہن ب ملک سکندر خان ایڈ وو کیٹ۔	4
3	دُعاۓ مغفرت۔	08
4	اجلاس کی برخاشگی کے حوالے سے گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	08

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر ----- میر عبدالقدوس بزنجو

ڈپٹی اسپیکر ----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی ----- جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر ----- جناب مقبول احمد شاہ وانی



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 03 دسمبر 2020ء بروز جھرات بھطابن 17 رقعہ الثانی 1442 ہجری، بوقت شام 05 بجھر 20 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزاد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنْتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ  
رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾ فَإِنْ تَوَلُّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ﴿١٢٩﴾ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ طَعْلَى  
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٣٠﴾

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ التوبۃ آیات نمبر ۱۲۸ اور ۱۲۹﴾

ترجمہ: آیا ہے تمہارے پاس رسول تم میں سے، بھاری ہے اس پر جو تم کو تکلیف پہنچے حریص ہے تمہاری بھلانی پر، ایمان والوں پر نہایت شفیق مہربان ہے۔ پھر بھی اگر مذہب پھیریں تو کہہ دے کہ کافی ہے مجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جزاک اللہ۔ جی ملک صاحب۔

**ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! آج بلوچستان میں ایک غم ناک اور افسردہ دن ہے۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم، بلوچستان کے سابق وزیر اعلیٰ انتہائی قابل قدر قبائلی شخصیت رحلت فرمائے گئے ہیں۔ اگر آپ مجھے اجازت دینگے تو میں ان کے بارے میں ایک تعزیتی قرارداد پیش کروں گا اور پھر ان کے لئے مشترکہ دعا کریں گے۔ جناب کی اجازت چاہیے؟۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی ملک صاحب! پہلے تحریک پیش کریں۔

**قائد حزب اختلاف:** thank you جناب اسپیکر! میں ملک سکندر خان، لیڈر آف اپوزیشن، قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ذیل تعزیتی قرارداد کو پیش کرنے کیلئے قاعدہ نمبر 225 کے تحت قاعدہ نمبر 103 کی ذیلی شق 2 کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آیا قرارداد پیش کی جائے؟۔ اجازت دی جائے؟۔ مطلوبہ اکشیریت حاصل ہوئی لہذا قرارداد پیش کی جائے۔

**قائد حزب اختلاف:** بہت شکریہ جناب اسپیکر۔ تعزیتی قرارداد۔ ہم ارکین بلوچستان صوبائی اسمبلی سابق وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان متاز قبائلی و سیاسی اور بزرگ رہنمایہ ظفر اللہ خان جمالی کے انتقال پر گھرے ڈکھ اور رافسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم ایک اعلیٰ پایہ کے سیاستدان تھے اور انہوں نے ہمیشہ شرافت اور راداری کی سیاست کو فروغ دیا۔ بطور وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ صوبہ بلوچستان کے لئے گران قدر خدمات سر انجام دی ہیں انہیں تاریخ کے شہرے حروف میں لکھا جائیگا۔ ان کے انتقال سے نہ صرف بلوچستان بلکہ پورا ملک ایک ڈور اندیش اور بزرگ سیاستدان سے محروم ہو گیا ہے۔ یہ ایوان سوگوار خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** قرارداد پیش ہوئی۔ جی۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ کچھ لوگوں کے جانے سے، جانا تو سب نے ہے۔ صرف دونوں میں فرق ہے۔ وقت میں فرق ہے۔ کسی کا اس دنیا سے اگر چلا جاتا ہے تو گھر کے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ کسی سے گاؤں کے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ کسی سے قبصے اور شہر کے لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن آج

جس شخصیت کے بارے میں یہ ہاؤس متفقہ قرارداد جہاں آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں، یہ شخصیت، ان کی رحلت سے پورا پاکستان متاثر ہوا ہے۔ اور بلوچستان سے پہلی دفعہ پاکستان کے وزیر اعظم منتخب ہونے والی شخصیت آج اس فانی دنیا میں نہیں ہے۔ آپ کے ایک فرزندِ ارجمند ہمارے ساتھ ہمارے بلوچستان اسمبلی کے عضو ہیں اور ان کے بھانجے غالباً میر جان محمد جمالی صاحب وہ بھی ایک مجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ ان کے چچا میر جعفر خان جمالی ایک بہت بڑی حیثیت کے مالک تھے۔ جنہوں نے یہاں وطن کی آزادی کیلئے قربانیاں دی ہیں اور اس ملک کے تصور کے ساتھ شامل حال رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی family کا جس کا بہت background ہے اور اس فیملی کا سربراہ پورے پاکستان کی عوام کو سوگوار چھوڑ کر کے چلے گئے، اللہ انھیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ بلوچستان کی حد تک تو ظاہر ہے کہ یہی ہمارے بزرگ، یہی ہمارے قبائلی سرخیل، بلوچستان کی عوام کی آواز ہر جگہ اٹھانے والے تھے۔ آج وہ آوازِ دم توڑگئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ ان کے خاندان میں ایسے افراد پیدا کرے جس سے بلوچستان کی عوام، میر ظفر اللہ خان جمالی کی پوری تونہیں ہو سکے گی، اُس کی کمی کو دور کرنے کیلئے ثابت ہو۔ میں ایک دفعہ پھر انھیں یقیناً خارج عقیدت پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ انھیں جوارِ رحمت میں جگہ دیں اور اور ان کے پسمندگان کو صبر جیل عطا فرمائے۔ بہت شکریہ جناب اپسیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** شکریہ ملک صاحب۔ جی کھتیر ان صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان (وزیرِ محکمہ خوراک):** شکریہ جناب اپسیکر صاحب۔ إناللہ وإنما الیه راجعون۔ یہ فانی دنیا ہے۔ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ پہلے تو میں اپوزیشن والوں کا اور خصوصاً قائدِ حزب اختلاف کا تہذیب سے مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ تعزیتی قرارداد پیش کی۔ میں treasury benches کی طرف سے جتنے بھی ہماری مخلوط حکومت میں شامل پارٹیاں ہیں شاید آگے کوئی ایک آدھ ساتھی اس پر بات بھی کرے تو میں اس قرارداد کی پروزورِ حمایت کرتا ہوں۔ جناب اپسیکر صاحب! دنیا میں کچھ لوگوں کا وجود جیسا کہ میں کہوں گا کہ میر ظفر اللہ جمالی اس کو ان کی عرفیت تھی جب۔ جب ایک پہاڑ کو کہا جاتا ہے عربی کا لفظ ہے۔ واقعی وہ ایک پہاڑ تھے سیاست کے پہاڑ تھے، رواداری کے پہاڑ تھے۔ روایت کا، رسم و رواج کا، شرافت کے ایک پہاڑ تھے جو آج ہم میں نہیں رہے۔ اور بلوچستان کو واحد اعزاز ظفر اللہ جمالی کی صورت میں، میر ظفر اللہ جمالی کی صورت میں منصب اعلیٰ جس کو وزیر اعظم پاکستان کہتے ہیں اُس تک پہنچا۔ اُس کے ساتھ ساتھ دو دفعہ وزیر اعلیٰ رہے۔ ہا کی کادہ تقریباً میں یہ کہوں گا کہ تاحیات فیڈریشن کے صدر رہے۔ جناب اپسیکر صاحب اگر آپ ریکارڈ اٹھائیں تو یہ ایک پیشان

کالج Aitchison College میں پڑھتے تھے۔ وہاں سے لیکر اپنے کچپن سے لیکر جوانی سے لیکر اور بزرگی تک ایک تاریخ ہے کہ وہ ہم جیسے لوگ ہم سب گناہ گار لوگ ہیں، ہم تاریخ کا حصہ شاید نہ بن سکیں۔ لیکن خود ان جیسے لوگوں کے کردار اور ان کی وجود سے تاریخ بنتی ہے۔ وہ کوشش نہیں کرتے کہ ہماری تاریخ بنے۔ تاریخ خود ان کو دعوت دیتی ہے اور تاریخ بننے میں۔ جس کا نمونہ میر ظفر اللہ خان جمالی تھے۔ اور پھر جیسے ملک سکندر خان صاحب نے کہا کہ جمالی خاندان کی ایک روایت ہے۔ ایک ایسی روایت جو شرافت سے بھر پور۔ انسان دستی، چاہے وہ میر مراد خان جمالی تھے، میر جعفر خان جمالی کی خدمات تھی قیام پاکستان کے اور قائد اعظم کے ساتھیوں میں یا ان کی دوسری جو نسل آئی ہے۔ تیسرا چوتھی جزیشان جان جمالی کی صورت میں، عمر خان جمالی کی صورت میں ان کے اپنے فرزند عمر خان جمالی اس وقت اس ہاؤس کا حصہ ہیں۔ اُس کے دوسرے بھائی قومی اسمبلی میں فرید جمالی۔ جمالی خاندان کا کسی فرد کا نام لے لیں۔ عبد الرحمن جمالی کا نام لے لیں۔ پیر بخش جمالی کا نام لے لیں۔ میں اتنے نام نہیں گناہ کرتا ہوں لیکن یہ اُس خاندان کے لئے فخر کا مقام ہے کہ انشاء اللہ کوئی یہ گلنہیں کر سکتا ہے کہ جمالی خاندان نے مجھے تکلیف دی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک دستِ شفقت تھا اپنی اولاد، کیلئے اس بلوجستان کے لئے بلکہ میں کہوں گا کہ پاکستان کے لئے جب بھی آپ گئے چاہے وزیر اعظم تھا یا وزیر علی تھا یا جو بھی اخري اُس کی رہائش تھی بلوجستان ہاؤس میں تھی۔ مجھے تو یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں کمرے کا دروازہ کٹ کشا کے اندر چلا جاتا تھا وہ مجھے پچا کہتا تھا اور میں اُس کو پچا کہتا تھا۔ اس حد تک دستِ شفقت تھی اُس کی۔ میں اُس سے کہتا تھا کہ پچا خرچ تھا تو ان کی کھروالی بیٹھی ہوتی تھی۔ بھتیجا آیا کچھ دے دو۔ مطلب میں کوئی بھوک سے نہیں جاتا تھا۔ وہ ایک پیار۔ ایک وہ سلسلہ ہوتا ہے نا۔ تو مطلب کہ جو امید آپ لے کر جاتے تھے، چاہے وہ financial ہو یا کوئی اور۔ میرا خیال ہے کہ وہاں سے انکار کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔ تو ایسے لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور صدیوں تک پھر ان کا جو gape آ جاتا ہے، جو خلاء پیدا ہو جاتی ہے، وہ ہم جیسے لوگ اُس خلاء کو پور نہیں کر سکتے۔ آج میں سمجھتا ہوں کہ پورا بلوجستان سوگوار ہے بلکہ پورے پاکستان کی نمائندگی کی انہوں نے بحیثیت وزیر اعظم آج میرے خیال میں کہ پاکستان اپر آج سوگ کی فضاء ہے۔ تعزیتیں میڈیا پر آ رہی ہیں وزیر اعظم سے لے کر صدر تک، آرمی چیف سے لیکر، تو یہ ان کی شخصیت تھی۔ میں دلی طور پر آج غم زدہ ہوں، جیسے میری اپنی family member کی آج وفات ہوئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے ایک family member اور بزرگ، ایک دستِ شفقت رکھنے والا ہاتھ ہم سے الگ ہو گیا ہے۔ تو میں ایک دفعہ پھر ملک سکندر صاحب کا مشکور ہوں کہ وہ تعزیتی قرارداد

لائے، میرے ساتھی جتنے بھی ہم treasury benches پر موجود ہیں، ہم اس کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور بارگاہ خداوندی میں ہم دست بستہ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جوان کے سوگوار ہیں ان کو یغم برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شکریہ جناب اپسیکر صاحب۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** جی ملک نصیر احمد شاہواني صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** شکریہ جناب اپسیکر صاحب! آج کے دن کی مناسبت سے ملک صاحب نے جو تعزیتی قرارداد پیش کی ہے، ہم اُس کی حمایت کرتے ہیں اپنی پارٹی کی طرف سے۔ میر ظفر اللہ خان جمالی بلوچستان کی ایک قد آور شخصیت تھے اور بلوچستان کے وہ چار، پانچ بڑے نام جس میں سردار عطاء اللہ مینگل، نواب خیر بخش خان مری، نواب اکبر خان بکٹی، عبدالصمد خان اچکزئی، میر حاصل خان بزنجو، ان ناموں کے ساتھ میر ظفر اللہ خان جمالی کا نام بھی آتا ہے۔ میرے خیال میں آج ان کے خاندان میں جتنے بھی افراد اس اسمبلی کا حصہ ہیں یا وہ سینٹ اور قومی اسمبلی میں ہیں، وہ سب میر صاحب کی اپنی تربیت سے گزر کر اس مقام تک پہنچے ہیں۔ آج ان کا اپنا فرزند بھی اس بلوچستان اسمبلی کا ممبر ہے۔ میرے خیال میں میر صاحب 1977ء میں پہلی دفعہ صوبائی اسمبلی کے ممبر بنے، اُس کے بعد 84-85ء میں قومی اسمبلی کے ممبر بن کر وفاقی وزیر بھی رہے۔ دو دفعہ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ بھی رہے، اور بلوچستان سے واحد شخصیت ہیں جو اس ملک کے وزیر اعظم کے منصب پر دو سال تک فائز رہے۔ اگر دیکھا جائے تو بلوچستان کی سیاست میں ان جیسی شخصیات کا بہت بڑا مقام ہوتا ہے، آج واقعی ان کے جانے کے بعد بلوچستان کی سیاست میں جو خلاء پیدا ہوئی ہے اُس خلاء کو پُر کرنا بہت مشکل ہو گا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی جوارح رحمت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو میر صاحب کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**جناب ڈپٹی اپسیکر:** جی شکریہ ملک صاحب، جی قادر نائل صاحب۔

**جناب قادر علی نائل:** Thank you جناب اپسیکر! آج کی جو تعزیتی قرارداد ہے میں اپنی پارٹی کی طرف سے اُس کی حمایت کرتا ہوں۔ اور جس طرح ہمارے سینئر دوستوں نے فرمایا کہ آج بلوچستان کی عوام، پاکستان کی عوام ایک عظیم سیاسی شخصیت سے محروم ہو گئی ہے۔ یقیناً یہ قدر آور سیاسی شخصیت تھی، ایک عظیم قبائلی راہنمای تھے۔ میں اپنی پارٹی کی جانب سے میر ظفر اللہ خان جمالی کی وفات پر ان کے بیٹے میر عمر جمالی صاحب، جان محمد جمالی صاحب، ان کے پورے خاندان اور بلوچستان کی عوام سے اظہار تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ جس طرح ان کی شخصیت کے بارے میں مختلف پہلوؤں پر یہاں

بات ہوئی کہ انہوں نے سیاست میں شاگستگی، روایات، نفاست اور values کو متعارف کروایا اور ان کی ترویج کے لیے ان کا ایک کردار رہا ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح کے انتخابات میں ۔۔۔۔۔  
**جناب ڈپٹی اسپیکر:** آذان ہو رہی ہے دو منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔  
 (خاموشی۔ آذان مغرب)

**جناب قادر علی نائل:** محترمہ فاطمہ جناح کے انتخابات میں انہوں نے ایک پولنگ ایجنسٹ کے طور پر اُس انتخاب میں حصہ لیا۔ اپنا کردار ادا کیا، وہاں سے لے کر وزیر اعظم بننے تک انکی ایک طویل سیاسی career ہے۔ جب وہ وزیر اعظم بنے، اس دوران جب امریکہ کا انہوں نے دورہ کیا، اس visit کے بعد، جب ان کے کام کے دن آگئے، جب انہوں نے کچھ فیصلے کرنا شروع کیے تو یہ باتیں ہوئی تھیں کہ بلوچستان کے لوگوں کے بھی پر نکانا شروع ہو گئے، مجھے افسوس ہے کہ انہیں آگے کام کرنے نہیں دیا گیا، ایک مدیر سیاستدان کو جو بلوچستان کی آواز بننا چاہ رہے تھے۔ تو یقیناً بحیثیت ایک political کارکن، ان کی جو سیاسی زندگی ہے ان کا جو کردار ہے، وہ خراج عقیدت کی مستحق ہے۔ اور میں ایک بار پھر دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت النفر دوس میں جگہ عطاء فرمائے اور سوگوار خاندان کو صبر جیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** جی شکریہ قادر نائل صاحب۔ چونکہ باتیں بہت ہو گئی ہیں، آب ان کے حق میں دعا مولوی صاحب پڑھیں۔

#### (دعاۓ مغفرت کی گئی)

**جناب ڈپٹی اسپیکر:** چونکہ آج میر ظفر اللہ خان جمالی، ایک سابق وزیر اعظم اور ایک سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان اور ممتاز قبائلی، سیاسی اور بزرگ راہنماء انتقال کر گئے ہیں۔ لہذا مرحوم کی صوبہ بلوچستان کے لیے گران قدر خدمات کے اعتراض میں آج اسمبلی نشست میں موجود پورا ایجنسڈ الگلے اجلاس کے لیے defer کیا جاتا ہے۔ آب میں گورنر بلوچستان کا انگریزی حکم نامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

#### ORDER

In exercise of the powers conferred on me by Article 109 (b) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Justice (R) Amanullah Khan Yasinzai, Governor of Balochistan, hereby order that on conclusion of business the Session of the Provincial Assembly of

Balochistan shall stand prorogue on Thursday the 3<sup>rd</sup> December, 2020.

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے متوجی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 46 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

